پاکستان نیوز ہیڈ لائنز 30 جون 2017

۔سانحہ بہاولپور آئل ٹینکر حادثہ غربت کی وجہ سے پیش آیا جس کی ذمہ دار حکومت ہے

۔مقبوضہ کشمیر پکار رہا ہے کہ امت کی ڈھال خلافت کے ذریعے اُسے آزاد کرایا جائے

۔حکومت کی استعماری ریاستوں کے احکامات پر مبنی غلامانہ پالیسیوں نے ٹیکسٹائل کے شعبے کو مفلوج کر دیا ہے

تفصیلات:

سانحہ بہاولپور آئل ٹینکر حادثہ غربت کی وجہ سے پیش آیا جس کی ذمہ دار حکومت ہے

25جون 2017 کو بہاولپور کے قریب ایک آئل ٹینکر سڑک پر حادثے کا شکار ہو گیا جس کے بعد اس میں آگ لگ گئی اور 153افراد جاں بحق ہوگئے۔ جاں بحق ہونے والے زیادہ تر افراد غریب تھے جو آئل ٹینکر سے نکلنے والے تیل کو جمع کر رہے تھے۔ ٹینکر میں 40ہزار لیٹر تیل موجود تھا جو کراچی سے لاہور جاتے ہوئے مین ہائی وے پر ایک موڑ موڑتے ہوئے الٹ گیا تھا۔ حکومتی اہلکاروں کے مطابق اس حادثے کے نتیجے میں سو سے زائد افراد زخمی ہیں۔

کس قدر دل شکستہ صورتحال ہے ہمارے معاملات کی!لوگ اس قدر مالی مشکلات کا شکار ہیں کہ انہوں نے چند سو روپوں کے لیے اپنی جانیں شدید خطرے میں ڈال دیں تا کہ اپنی کچھ بنیادی ضروریات پوری کر سکیں۔ جس وقت لوگ مساجد میں عیدالفطر کی نماز کے بعد جاں بحق ہونے والوں کے لیے دعائیں کرہے تھے پاکستان کے وزیر اعظم نے ہزاروں لیٹر تیل بیرون ملک اپنے رشتہ داروں کے ساتھ عید گزارنے کے لیے جلا ڈالا تھا۔ لوگ چند سو روپوں کے لیے ایک ایسے ملک میں زندہ جل کر انتہائی افسوسناک موت کا شکار ہوگئے جس کے وزیر اعظم کے مالیاتی معاملات اس قدر وسیع اور پھیلے ہوئے ہیں کہ پانامہ پیپرز کے سامنے آنے کے بعد ایک سال سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے باوجود ان کی خفیہ ناجائز دولت کی تفتیش مکمل نہیں ہو رہی۔

بہاولپور سانحہ ہمارے لیے ایک انتہائی تکلیف دہ یاددہانی ہے کہ نبوت کے طریقے پر خلافت جلد از جلد قائم کرنا کس قدر ضروری ہے۔ صرف خلافت کے قیام کے بعد ہی مسلمانوں کو ایسے حکمران ملیں گے جو اپنی مرضی سے انتہائی سادہ زندگی گزارنے پر تیار ہوں گے تا کہ لوگوں کی زندگیوں میں خوشیاں بھر سکیں۔ صرف خلافت کے قیام کے بعد ہی حکمران اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ تمام شہریوں کی بنیادی ضروریات پوری ہوں کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث مبارک کا مطلب بہت اچھی طرح سے سمجھتے ہوں گے: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا "جو کوئی اپنے گھر میں صحت و تندرستی کے ساتھ سو کر اٹھتا ہے، اُس کے پاس اُس دن کے لیے خوراک ہوتی ہے، تو یہ ایسے ہے کہ اُسے پوری دنیا دے دی گئی"(ترمذی)۔ صرف خلافت کی موجودگی میں ہی ہمیں ایسے حکمران میسر ہوں گے جو اس بات کو اچھی طرح سے سمجھتے ہوں گے کہ لوگوں کی بنیادی ضروریات پورا ہونا اُن کا حق ہے اور اس حق کو پورا کرنا حکمرانوں کے بنیادی فرائض میں سے ایک فرض ہے جس کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالیٰ حکمرانوں سے باز پرس کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **الإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ** "امام(خلیفہ)چرواہا(نگران)ہے اور اُس سے اُس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہو گی"(بخاری)

مقبوضہ کشمیر پکار رہا ہے کہ امت کی ڈھال خلافت کے ذریعے اُسے آزاد کرایا جائے

27جون 2017 پاکستان کی وزارت خارجہ نے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت کرنے والوں کو دہشت گرد قرار دینے کو "مکمل طور پر غیر منصفانہ" قرار دیا۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نفیس ذکریا نے ایک بیان میں کہا کہ، "انفرادی اشخاص کو، جو کشمیری حق خود ارادیت کی حمایت کرتے ہیں، دہشت گرد قرار دینا مکمل طور پر غیر منصفانہ ہے"۔ وزیر داخلہ چوہدری نثار نے کہا، "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کے لیے کشمیریوں کے خون کی کوئی زیادہ اہمیت نہیں ہے اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی قوانین کا اطلاق کشمیر پر نہیں ہوتا"۔ کیا باجوہ نواز حکومت آخر کار نام نہاد بین الاقوامی برادری کی حقیقت جان گئی ہے؟ نہیں، بالکل نہیں، یہ اب بھی اس حوالے اپنے پچھلے طرز عمل پر ہی چل رہی ہے کیونکہ اس قسم کے بیانات کا مقصد مسلمانوں کے غصے کو ٹھنڈا کرنا اور مسئلے کو اس قدر اچھالنا ہے تا کہ ٹرمپ انتظامیہ کو مداخلت کا بہانہ مل سکے۔ یہی وجہ ہے کہ عوام میں شدید غصے کے باوجود اب بھی باجوہ نواز حکومت امریکہ کی اتحادی ہے اور مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کے ذریعے ہی حل کرنے کی

بات کررہی ہے۔

کوئی شک نہیں کہ امریکہ سے اتحاد کو فائدہ مند بنا کر پیش کرنا ایک دھوکہ ہے حالانکہ حقیقت میں یہ اتحاد ہماری کمزوری کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ امریکہ مسلم علاقوں میں افراتفری کی آگ لگانے، ان پر قبضہ کرنے اور ان کو بلاخوف بربریت کا نشانہ بنانے میں آگے آگے ہے اور اس کے لئے وہ خود اپنی افواج اور ہندو اور یہودی ریاست کی افواج کو استعمال کرتا ہے۔ کسی بھی کھلے دشمن سے اتحاد کرنے سے غدّاری کو دہرانے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جہاں تک اپنے معاملات کو، جس میں کشمیر بھی شامل ہے، اقوامِ متحدہ کے پاس لے جانے کا تعلق ہے تو یہ بے کار عمل ہے کیونکہ اس کی سیکورٹی کونسل میں بیٹھے ویٹو کے حامل پانچوں مستقل اراکین مسلمانوں کے کھلے دشمن ہیں۔ اقوامِ متحدہ میں اپنے معاملات لے جانا حرام ہے کیونکہ وہ ایک غیر اسلامی (طاغوتی) ادارہ ہے جہاں کفر کی بنیاد پر فیصلے کئے جاتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں، أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُواْ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُواْ إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُواْ أَن يَكْفُرُواْ بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلاَلاً بَعِيدًا "کیا آپ ﷺ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ایمان لائے ہیں، اس پر جو آپ ﷺ کی طرف اور آپ ﷺ سے پہلے نازل ہوا، چاہتے ہیں کہ اپنے فیصلے طاغوت (غیر اللہ) کے پاس لے جائیں حالانکہ ان کو حکم ہو چکا ہے کہ طاغوت کا انکار کردیں۔ شیطان چاہتا ہے کہ وہ ان کو بہکا کر دور جا ڈالے" (النساء:60)۔

صرف ایک ہی ایسا ادارہ ہے جو مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرائے گا جو اسلام کے مکمل نفاذ اور مسلمانوں کی سیکورٹی کے حوالے سے وفادار ہوگا، اور وہ ہے نبوت کے طریقے پر خلافت جو امت کی ڈھال ہوتی ہے۔

حکومت کی استعماری ریاستوں کے احکامات پر مبنی غلامانہ پالیسیوں نے ٹیکسٹائل کے شعبے کو مفلوج کر دیا ہے

29 جون 2017 کو ایوانِ صنعت وتجارت پاکستان (ایف پی سی سی آئی) نے کہا کہ مفلوج ہوتی ٹیکسٹائل کی صنعت کو حکومت کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ ایف پی سی سی آئی کی صنعت کی کمیٹی کے چیرمین عاطف اکرم شیخ نے ایک بیان میں کہا کہ ٹیکسٹائل کا شعبہ شہری علاقوں میں سب سے زیادہ روزگار فراہم کرنے والا اور زرمبادلہ کمانے والا شعبہ تھا اور اس لیے یہ حق رکھتا ہے کہ اس کے مسائل حل کیے جائیں جن کی وجہ سے برآمدات شدید متاثر ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ توانائی کا بحران، پیداواری لاگت میں اضافہ، ٹیکسوں کی بھرمار نے کاروبار کرنے کی لاگت میں اضافہ کر دیا ہے۔ بلومبرگ کی 21 ستمبر 2016 کی رپورٹ کے مطابق پچھلے دو سالوں میں پاکستان کے ٹیکسٹائل کے شعبے میں 5 لاکھ سے زائد نوکریاں ختم ہو چکی ہیں اور تقریباً 100 کارخانے بند ہو چکے ہیں۔

استعماری طاقتوں کی جانب سے توانائی کے وسائل کی نجکاری کی پالیسی پر عمل کر کے حکومت نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ ٹیکسٹائل کا شعبہ توانائی کے بحران سے شدید متاثر ہو۔ بجلی کی کمی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب حکومت کی جانب سے باقیاجات نہ دینے پر بجلی کے کارخانوں کے نجی مالکان پوری صلاحیت کے مطابق بجلی پیدا نہیں کرتے۔ زیادہ تر بند ہونے والے کارخانے چھوٹے یا درمیانے درجے کے تھے جو طویل بجلی کی بندش کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اثرات کو برداشت کرنے کی استعداد نہیں رکھتے تھے جبکہ بڑے کارخانوں نے اپنی بجلی آپ پیدا کرنے کے لیے سرمایہ کاری کی اور مہنگے مہنگے ڈیزل جنریٹر خریدے۔ فوری طور پر بجلی کے کارخانوں اور اس کی تقسیم وترسیل کی منصوبہ بندی کرنے اور انہیں کھڑا کرنے کے بجائے حکومت نے بجلی کے کارخانے بیچنے کے سلسلے کو جاری رکھا جس کے نتیجے میں یہ مسئلہ مزید گھمبیر ہو گیا۔ توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے حکومت نے بجلی کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ کر رہی ہے جس سے معاملات مزید خراب ہو رہے ہیں اور چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتیں اور عام آدمی پر بوجھ مزید بڑھا دیا ہے جو پہلے ہی کئی بنیادی ضروریات کی اشیاء لینے سے محروم ہو چکا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام پاکستان کی صنعت کو مفلوج کر رہا ہے جس میں دنیا کی صفِ اول کی پاکستان کی ٹیکسٹائل کی صنعت بھی شامل ہے۔ توانائی کے وسائل کی نجکاری کا مطلب یہ ہے کہ نجی مالکان صرف نفع کمانے پر توجہ مرکوز رکھیں نہ کہ اس وقت تسلسل سے بجلی فراہم کریں جب منافع کا یقین نہ ہو، اور اس طرح صنعتی شعبے میں بحران پیدا ہو رہا ہے۔ نجکاری ملکی خزانے کو محصولات سے محروم کر دیتی ہے اور اس طرح حکومت کو پیداوار میں استعمال ہونے والی اشیاء پر ٹیکس لگانا پڑتا ہے اور صنعتی شعبے کے مسائل میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

سرمایہ داریت کے خاتمے اور اسلام کے معاشی نظام کی بحالی سے کم کوئی چیز صنعتی شعبے کو بحال نہیں کرسکے گی۔ خلافت میں عوامی وسائل جیسا کہ بڑے بڑے معدنی ذخائر، تیل وگیس کے کنویں اور بجلی کے کارخانے عوامی ملکیت میں ہوتے ہیں۔ ان کا استعمال اور ان سے حاصل ہونے والے محاصل عوام کے لیے ہوتے ہیں اور ریاست اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ صنعتوں کو بجلی مسلسل میسر ہو اور بیت المال میں بڑی تعداد میں محاصل آئیں۔ ملک کی معاشی، سائنسی، سیاسی وفوجی طاقت میں اضافے کے لیے ایک اہم ضروری چیز منصوبہ بندی اور بھاری صنعتوں، جس میں فوجی سازوسامان بھی ہے، میں سرمایہ کاری بھی شامل ہے۔ بھاری فوجی صنعتوں پر توجہ مرکوز کرنے سے مقامی بھاری صنعت اور تحقیق وتعمیر میں تیزی آئے گی۔ اس طرح نہ صرف پاکستان ان اشیاء کو خود بنانے لگے گا جنہیں اس وقت برآمد کیا جاتا ہے بلکہ وہ اس مقام پر ہوگا کہ انہیں درآمد کر کے بہت شاندار نفع کما سکے۔ لیکن مغربی استعماری اپنے مالیاتی اداروں اور مسلم علاقوں میں موجود اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اس قسم کی صنعت کے قیام میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ صرف اسلام کے ذریعے ہی مسلمان اس قابل ہوں گے کہ بغیر کسی غیر ملکی احکامات کے طاقتور معیشت کھڑی کرسکیں۔